ISSN: 2959-2585 2959-2577	Journal of Arabic University of Karachi	Vol: 1 Issue :2 July-Dec, 2023

عنوان

PAKISTAN'S EDUCATION SYSTEM AND THE FUTURE OF ITS YOUTH

پاکستان کا نظامِ تعلیم اور نوجوانوں کا مستقبل

مقالہ نگار

∗ **Asma kulsoom**

∗ M.Phil. Scholar, Metropolitan University Karachi

PAKISTAN'S EDUCATION SYSTEM AND THE FUTURE OF ITS YOUTH

پاکستان کا نظامِ تعلیم اور نوجوانوں کا مستقبل

ABSTRACT:

The educational system of a nation plays a pivotal role in shaping the future of its youth. A robust educational framework not only imparts knowledge and skills to young minds but also nurtures critical thinking and innovation, essential for national progress. This article critically assesses the challenges and opportunities within Pakistan's educational system, focusing on their direct impact on the country's youth, who are the cornerstone of its future. The article provides an in-depth analysis of the current state of education in Pakistan, identifying obstacles hindering educational advancement and proposing comprehensive solutions to enhance both its quality and accessibility. The prevailing challenges, including inadequate educational standards, limited access, inequality in the education system, low attendance rates, underqualified teachers, and insufficient educational infrastructure, adversely affect the youth, creating barriers to the country's economic and social development. In addressing these challenges and unfavorable conditions, this article advocates for the creation of an educational environment that empowers the youth, encourages their active participation, and instills confidence in them. It presents recommendations aimed at overcoming the challenges of the present era and fostering a positive educational atmosphere, thereby ensuring a prosperous and stable future for Pakistan. Furthermore, given Pakistan's foundation on Islamic principles, the article emphasizes the integration of Islamic teachings into educational policy. It highlights the significance of Islamic education in shaping ethical upbringing and a better future for the youth.

KEYWORDS: Pakistan, Education System, Youth, Challenges, Opportunities, Educational Inequality, Attendance Empowerment, Ethical Upbringing, Primary Sources, Quran

ابتدائیہ:

تعلیمی نظام ملک کے نوجوانوں کے مستقبل کو تشکیل دینے میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ ایک مضبوط تعلیمی نظام نہ صرف نوجوان ذہنوں کو علم اور مہارت سے لیس کرتا ہے بلکہ تنقیدی سوچ اور جدت طرازی کو فروغ دیتا ہے، جو قوم کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ تعلیم کے ساتھ نوجوانوں کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرنے اور انکی اخلاقی تربیت کرنے کے لیے پاکستان کے آئین میں بھی یہ بات صراحتاً موجود ہے کہ تعلیم کو اسلامی اور جدید تقاضوں کے مطابق کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔

قرآن مجید کی پہلی آیت جو نبی کریم ﷺ پر اتری وہ علم کے بارے میں تھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ "[1] "اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے تمہیں تخلیق کیا"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

"اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً"[2] "مجھے مُعلم بنا کر بھیجا گیا ہے"

علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کی پہلی وحی ہی علم سے متعلق ہے۔ علم کی اہمیت کے متعلق قرآن کریم میں بہت سی جگہوں پر ذکر موجود ہے اور نبی ﷺ کی بہت سے احایث سے اس کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ موضوع کی طوالت سے بچنے کے لیے یہاں صرف دو حوالے پیش کیے گئے۔

پاکستان کے موجودہ تعلیمی نظام کے اندر بہت سے چیلنجز درپیش ہیں جو کہ ملک کے نوجوانوں پر براہ راست اثر انداز ہو رہے ہیں جو کہ پاکستان کے مستقبل کے معمار ہیں لیکن تعلیمی ترقی میں موجود مختلف رکاوٹوں نے انکا راستہ روک کر رکھا ہے۔ موجودہ دور کی ترقیوں سے استفادہ حاصل کرنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ تعلیمی معیار کو بہتر بنایا جائے اور اس کے لیے اس میں موجود خامیوں کو دور کیا جائے۔ اور اسے اسلامی اصولوں کے تابع بنایا جائے۔

ان خامیوں جو سرِ فہرست خامیاں ہیں ان میں ہر طبقے کی تعلیم کے حصول تک کم رسائی، نظام تعلیم میں عدم مساوات، طلباء کی کم حاضری، اساتذہ کی کم تربیت، اساتذہ کی کم تنخواہیں اور تعلیمی انفراسٹرکچر کی کمی شامل ہیں۔ یہ چیلنجز نوجوانوں کی ترقی پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں ملک کی اقتصادی اور سماجی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان اس وقت معاشی طور پر نامساعد حالات کا شکار ہے۔ اور تعلیمی ماحول کو فروغ دینے، نوجوانوں کو بااختیار بنانے، قومی ترقی میں ان کی فعال شرکت کو یقینی بنانے اور پاکستان کو خوشحال اور پائیدار مستقبل کی طرف گامزن کرنے کے لیے معاشی استحکام بھی بہت ضروری ہے۔ لیکن اس استحکام میں بالاخر انہیں نوجوانوں نے ہاتھ بٹانا ہے۔ لہذا ایمر جنسی بنیادوں پر تعلیمی نظام کی بہتری پر توجہ سے آئندہ چند سالوں میں بہتر نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

نیز پاکستان کی اساس اسلام پر ہے اور اسی بنیاد پر تعلیمی پالیسی میں اسلامی اقدار کا فروغ پاکستان کی تعلیمی پالیسی کا لازمی عنصر ہے۔ اسلامی تعلیمات اخلاقی تربیت اور معاشرے کے بہترین فرد کی تشکیل کے لے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ پاکستان کی مشکلات اور معاشی ابتری کے پیچھے اگر دیکھا جائے تو اخلاقی ابتری ہی اصل وجہ ہے۔ رشوت، بدعوانی، لوٹ کھسوٹ یہ سب اخلاقی بیماریاں ہی تو ہیں۔ لہذا اگر پاکستان کا بہتر مستقبل بنانا ہے تو قوم کے نوانوں کی بہتر تربیت کرنی ہوگی۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا تھا۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا شجاعت کا لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

شرح خواندگی

جب پاکستان معرضِ وجود میں آیا، تو اس وقت شرح خواندگی 11 فیصد تھی اور آج 76 سال بعد خواندگی کی شرح 62.4 فیصد ہے۔ [3] اگر تمام حکومتیں اِس پر محنت کرتیں، ہر سال ایک فیصد بھی شرح خواندگی بڑھاتے چلے جاتے تو آج اس کو 87 فی صد ہونا چاہیے تھا۔ تعلیم کے لیے جو رقم رکھی گئی ہے وہ جی ڈی پی کا صرف اڑھائی فیصد بنتا ہے۔ حساب لگایا جائے تو حکومت ایک سال میں میں ایک طالب علم پر فقط ۲۰۰ روپے خرچ کر رہی ہے۔

پورے ملک میں کم و بیش 3 لاکھ کے لگ بھگ اسکول ہیں۔ ساڑھے تین کروڑ بچے ہمارے ہاں ایسے بھی ہیں جو اسکول نہیں جاتے، وہ چائلڈ لیبر کا شکار ہیں اور اُن کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔ مختلف تجزیات اور رپورٹس کے مطابق پاکستان میں 58 فیصد اسکول ایسے ہیں جہاں پر بنیادی ضروریات مثلاً عمارت، ٹوائلٹس اور فرنیچر تک میسر نہیں۔ کچھ تجزیات کے مطابق 18 فیصد اساتذہ ایسے ہیں جو سکول نہیں جاتے، ایسے اساتذہ کی تقرریاں محض مفاد پرستانہ سفارشات اور سیاسی بنیادوں پر کی گئی ہوتی ہیں۔[4]

فارمل و نان فارمل ایجوکیشن سسٹم:

اکثر و بیشتر والدین کے پاس وسائل نہ ہونے کہ وجہ سے بچے وقت پر تعلیم حاصل نہیں کرپاتے ان کی عمر بڑی ہو جاتی ہے یا تعلیم حاصل کرنے کے پیسے نہیں ہوتے۔ وہ بچے جن کا وقت ضائع ہوا ہے وہ نان فارمل ایجوکیشن سسٹم میں تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔

آفتاب احمد شیخ کا کہنا تھا کہ این جی اوز، پرائیویٹ سیکٹر پارٹنرشپ کی مدد سے 5 سال کی تعلیم نان فارمل طریقے سے اسپیشلائز کریکولم میں ڈھائی سال میں حاصل کرسکتے ہیں، نان فارمل ایجوکیشن کی رفتار زیادہ تیز ہے 64 ہزار بچے مختلف جگہوں پر نان فارمل ایجوکیشن سسٹم کے تحت تعلیم حاصل کررہے ہیں جبکہ فارمل اسکول سسٹم میں 10.2 ملین بچے پڑھ رہے ہیں اور 4 ملین بچوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

ایکسپریس سے بات کرتے ہوئے ایڈیشنل ڈائریکٹر رجسٹریشن پرائیویٹ انسٹی ٹیوشنز رفیعہ ملاح نے کہا کہ نجی اسکولوں میں 39 لاکھ 47 ہزار 98 طلباء زیرِ تعلیم ہیں سرکاری اسکولوں میں 40 لاکھ طلباء زیرِ تعلیم ہیں۔[5]

موضوع کی اہمیت اور اس کے ادراک کے لیے سب سے پہلے یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ پاکستان کے موجودہ نظامِ تعلیم میں وہ کون سی خامیاں ہیں جو اس کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور جو تعلیمی لحاظ سے دن بدن تنزلی کی طرف گامزن ہے۔ ذیل میں اس کی تفصیل دی گئی ہے۔ پاکستان کے نظامِ تعلیم میں موجود خامیاں و خرابیاں:

طبقاتی نظامِ تعلیم

تاج برطانیہ نے انگریزی نظامِ تعلیم متعارف کروایا اس نظام کے تحت اشرافیہ کو اعلیٰ تعلیمی نظام کے ثمرات سمیٹنے کا موقع ملا، لیکن عام لوگوں اس سے مستفید نہ ہوسکے۔ بعد میں پاکستان بننے کے بعد بھی یہی نظام چلتا رہا۔ انگریزی اور اردو کی اس تقسیم کی وجہ سے آج بھی کروڑوں بچے اسکول کا منہ دیکھنے سے قاصر ہیں۔ موجودہ نظاماتِ تعلیم میں پاکستان میں ایک نظامِ تعلیم O & A لیول کہلاتا ہے جو کہ یہ وہی برطانیہ کا نظامِ تعلیم ہے، دوسرا پرائیویٹ اسکولز سسٹم، تیسرا گورنمنٹ اسکولز سسٹم اور چوتھا مدارس کا تعلیمی نظام ہے۔ گورنمنٹ اسکولز میں بھی دو نظام ہیں ایک وفاقی جو کہ فیڈرل بورڈ کے تحت ہے، اور دوسرا صوبائی نظام جو کہ پھر ہر صوبے کا الگ الگ نظامِ تعلیم و نصاب ہے۔ امتحان میں کامیابی کے لیے 33 فیصد نمبر لینا ضروری ہے جو کہ پہلے وقتوں سے چلا آرہا ہے۔ انگلش میڈیم زیادہ تر پرائیویٹ سکولوں میں ہوتے ہیں لہذا اس سے صرف اشرافیہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ جو آگے جاکر بڑے بڑے عہدوں کو سنبھالتے ہیں۔ اس تفریق کی وجہ غریب عوام کے

ذہنوں پر ہمیشہ کے لیے عصبیت اور نفرت کی ایک چھاپ پڑ جاتی ہے۔ جو کہ پاکستان کی قومی ہم آہنگی کو شدید نقصان پہنچا رہا ہے۔ [6]

اردو میڈیم سکولوں سے فارغ طلبہ مطلوبہ قابلیت حاصل نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے انہیں ملازمت کے حصول میں مشکل کا سامنا ہوتا ہے۔ یوں میڈیکل یا انجینئرنگ کالجز میں یا سول سروسز میں منتخب ہونے والے کامیاب امیدواروں میں اکثر انگریزی اسکولوں سے تعلیم حاصل کرنے والے ہی منتخب ہو پاتے ہیں۔ اور اس میں اردو میڈیم اسکول والوں کا تناسب بہت کم ہوتا ہے۔ [7]

ملک میں نظامِ تعلیم کی یہ طبقاتی تقسیم ملکِ پاکستان کو ایک متحدہ قوت بنانے میں ہمیشہ ناکامی کا باعث رہا ہے، کیوں اس نظامِ تعلیم کا نتیجہ نسلی، لسانی، گروہی اور صوبائی امتیازات کی شکل میں نکلتا ہے۔ نیز اس نظام نے امیر اور غریب کے درمیان ایک خلیج قائم کر دی ہے۔ پاکستان کی آبادی کا ایک کثیر حصہ ایسے افراد پر مشتمل ہے جو عام اسکولوں کی فیس بھی ادا نہیں کر سکتے لہذا وہ انگلش میڈیم والوں کے مقابلے میں کمزور طبقے کے طور پر ابھرتے ہیں۔ [8]

مخلوط تعلیم

پاکستان کے پرائیویٹ سکولز میں تو پہلے سے ہی مخلوط تعلیم ہے، اب گورنمنٹ سکولوں میں بھی اس کی ریت ڈالی جا رہی ہے۔ جولائی 2011 کو امریکہ اور پنجاب حکومت کے درمیان تحریری معاہدہ ہوا، جس کے تحت مڈل سٹینڈرڈ تک کی مخلوط تعلیم اور انگریزی تعلیم لازم کی گئی، جس کا مقصد نصاب کو امریکی منشا کے مطابق ڈھالنا، اور اساتذہ کی ٹریننگ شامل تھی۔

اس سکیم کا مقصد بجٹ بچانا ہے لیکن دوسری طرف بڑے سرمائے کا ضیاع ہو رہا ہے۔ پرائمری اساتذہ کی تعداد کم ہو گی، جو تعلیم میں کمی کا سبب بنے گی۔ 2571 اسکول ملانے سے بہت سے پرائمری ادارے بند ہو جائیں گے، جس سے بچوں کی تعلیم متاثر ہو گی۔ یہ سکیم خصوصی طور پر گاوں دیہات کے بچوں کی تعلیم پر برا اثر ڈالے گی۔

بھوت بنگلہ سکولز اور قبضہ مافیا

دور دراز دیہاتی علاقوں میں پرائمری سکولوں میں استاد نہ ہونے کی وجہ سے یہ عمارتیں تعلیمی مقاصد کے لیے استعمال نہیں ہو رہیں اور اس وجہ سے یہ بھوت بنگلے بن گئے۔ اور ان علاقوں کے ایم این ایز، ایم پی ایز، چیئرمین یونین کونسلز اور ممبران نے یہ عمارات ذاتی قبضہ میں لے لیے ہیں۔ صرف پنجاب میں ان عمارات کی تعداد 2800 ہے۔ محکمہ تعلیم باوجود نوٹس کے ان کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کر رہی۔ اس سے تعلیم کے لیے مختص حکومتی وسائل کا ضیاع بھی ہوتا ہے اور تعلیم کی ترویج میں رکاوٹ بھی۔

تعلیم کی تنظیمی سطح پر حالت زار

نظم و نسق کو بھی ہم اپنی مرضی سے نہیں چلا پا رہے ہیں۔ کبھی تو ہم تعلیمی اداروں کو اپنی ملکیت میں لینے کی تو کبھی تعلیم گاہوں کو نجی ملکیت میں دینے کی پالیسی اپناتے ہیں۔ کبھی ہم تعلیم گاہوں کو ضلعی حکومتوں کی تحویل میں دے دیتے ہیں تو کبھی ضلعی تحویل میں سے کالجوں کو نکال کر صوبائی حکومت کی تحویل اور سکول کو ضلعی تحویل میں رہنے دیتے ہیں۔ کبھی ہم انٹر کلاسز کو صرف ہائر سیکینڈری سکولز

میں پڑھانے اور کبھی انٹر کالجز میں پڑھانے پر قوم کو لگا دیتے ہیں۔ ہمارے تمام فیصلے عجلت، غیر ملکی آقاؤں کے اشاروں اور چند نا تجربہ کار این جی اوز کے اکابرین کے ایما پر ہوتے ہیں اور تعلیم گاہوں میں فاضل تجربہ کار ماہرین تعلیم سے قطعاً کوئی مشاورت نہیں ہوتی۔

اساتذہ کے مسائل

قوم کے معماروں کی تربیت کرنے والوں کا اپنا حال ناقابلِ بیان ہے۔ صوبائی پبلک سروس کمشن سے تحریری امتحان اور انٹرویو دے کر تعلیم و تعلم کے لیے اہل قرار پانے والوں کو مستقل ملازمت کی بجائے کنٹریکٹ پر بھرتی کیا جاتا ہے۔ ان پر کام کا لوڈ زیادہ ڈالا جاتا ہے اور تنخواہ کم دی جاتی ہے۔ دیگر مراعات سے بھی محروم ہوتے ہیں۔ اس لیے تعلیم تعلیم میں ان کی دلچسپی ہی نہیں رہی ہے۔ چند دن محکمہ میں گزارنے کے بعد پرائیویٹ اداروں میں چلے جاتے ہیں جس سے پھر دوبارہ ٹیچر بھرتی ہونے میں وقت، وسائل اور تعلیم کا حرج ہوتا ہے۔[9]

مواقع کی عدم مساوات:

پاکستان میں رسائی، معیار اور تعلیمی نتائج میں عدم مساوات تاحال برقرار ہے۔ تعلیمی نظام، صنف اور آمدنی کے لحاظ سے، شہری اور دیہی ماحول میں تفریق کا شکار ہے، اور اگرچہ پچھلی دہائی میں پانچوں صوبوں میں ملک میں پرائمری اور سیکنڈری تعلیم میں لڑکیوں کے داخلے میں بہتری آئی ہے مگر اب بھی لڑکوں سے پیچھے ہیں۔ اہم شہری / دیہی اور علاقائی فرق کے ساتھ لڑکیوں کا تناسب اب بھی بہت کم ہے۔ 50٪ سے زیادہ لڑکیاں دیہی علاقوں میں پرائمری اسکول نہیں جاتیں، اور 75٪ سے زیادہ سیکنڈری اسکول نہیں جاتیں۔ پرائمری اور سیکنڈری دونوں سطحوں پر دیہی علاقوں میں لڑکوں کے اندراج کی شرح تقریباً 7 فیصد ہے۔ لڑکیوں کی نسبت پوائنٹس زیادہ ہیں، یہ فرق شہری علاقوں میں تیزی سے ختم ہو رہا ہے۔ اگرچہ دیہاتی پنجاب اور خیبر پختونخوا کے علاقوں میں لڑکیوں کے ثانوی کلاسوں میں داخلے میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ماضی میں (بالترتیب تقریباً 30٪ اور 23٪ کے اندراج کے ساتھ)، دیہی سندھ تقریباً جمود کا شکار ہے۔[10]

امتحانات کے نظام میں خرابیاں[11]

۱۔ مقرر نصاب کی دیر سے اطلاع سے طلبہ کا تعلیمی حرج

۲۔ پرچہ سازی کرنے والا صدر ممتحن بھی ہوتا ہے اکثر اس کے جاننے والوں کے پرچے بھی اس کے پاس آجاتے ہیں

۳۔ چھاپہ خانوں سے ساز باز کر کے جعلی سادہ پرچہ جات چھپوانا

۴۔ سوالیہ پرچہ جات کی ترسیل ایک روز پہلے، دیہاتی مراکز میں اکثر ذاتی تحویل میں مختلف طریقوں سے پرچہ نکال کر پیسے لیکر امیدواروں کو بتانا

۵۔ کمرہ امتحان میں نقل کی ترسیل کے بہت سے ذرائع

۶۔ امتحانی مراکز کے بکنے، اور بعض ممتحنین کا رشوت کے ذریعے خاص جگہوں میں ڈیوٹی لگوانا اور رشوت خوری کرنا

۷۔ لوور سٹاف، پانی پلانے والوں وغیرہ کا امتحانات میں نقل فراہم کرنا

۸۔ حل شدہ جوابی پرچہ جات کی ترسیل میں میں تاخیر کر کے فائدہ اٹھانا

۹۔ شعبہ اخفامیں پرچوں کی تبدیلی کے واقعات

۱۰۔ لاپرواہ اور ناتجربہ کار ممتحنین کا پرچے چیک کرنا

۱۱۔ نتائج کی ترتیب دہی اور نتیجہ نامے ایوارڈ لسٹ میں بد عنوانی، نتائج کا اعلان میں بد احتیاطی

۱۲۔ گیس پیپر کا رواج خواہ کسی بازاری گیس پیپر سے ہی استاد نے لگایا ہو اور طلبہ کو دیا ہو

۱۳۔ ناجائز وسائل کے مقدمات، میں ثبوت مٹا کر امیدوار کو عدم ثبوت پر کیس کمزور کر کے سزا سے بچانا

نصاب میں خرابیاں

مریم خنسا نے اپنی کتاب میں پاکستان کے تعلیمی نصاب میں چند اہم خرابیوں کی نشاندہی کہ:

۱۔ ان کے مطابق، ایف اے اور بی اے کی نصاب کی انگریزی کتب میں واضح طور پر عیسائی نظریات پائے جاتے ہیں۔ اس میں انہوں نے ایف اے کی انگریزی کی لازمی کتاب میں باب "The Red Shoes" اور بی اے کی کتاب میں ہیمنگ وے کے ناول "The Oldman and the Sea man" کا حوالہ دیا۔[12]

۲۔ ایف اے کی کتاب میں اشتراکی نظریات کی جھلک ہے، انہوں نے ایف اے کی انگریزی کی کتاب دوم، میں "Chinas way to the progress" کا حوالہ دیا۔[13]

۳۔ انہوں نے جماعت نہم و دہم کی کیمیا کے کتاب (صفحہ ۳۳۱) سے چند حوالے دیے اور چند دیگر سائنسی کتب کا نام لیے بغیر تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ باقاعدہ ایسی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں جو ملحدانہ نظریات رکھنے والے خدا کی ذات کے متبادل کے طور پر استعمال کرتے ہیں جیسے نیچر (فطرت) وقدرت وغیرہ۔[14]

۴۔ بی اے کی کتاب میں ایک نظم ہے "Say This city as Ten Million souls" جو کہ یہودیت کی مظلومیت سے متعلق ہے۔ یعنی فلسطینی مسلمانوں پر ظلم کرنے والے ظالم نہیں بلکہ مظلوم ہیں۔[15]

۵۔ ایف اے کی کتاب میں فلپ کے ہٹی کے مضمون "The Jewel of the World" میں اسلامی تاریخ مسخ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۶۔ ان کے مطابق ایف اے کی کتاب دوم انگریزی زبان میں اصطلاحی الفاظ کی غلط ہجے کے ذریعے اسلامی شعائر کی توہین کی گئی ہے۔[16]

۷۔ بی اے کے انگلش کے نصاب میں برٹرینڈ رسل کا مضمون "Science and Values" میں جنت کے تصور کو محض دل کے بہلانے کا خیال گرادانا ہے۔ یہ دینی عقائد کی توہین ہے۔[17]

۸۔ اسی طرح انہوں نے کہاں کہ موجودہ نصاب، نظریہ پاکستان کی مخالفت اور علماء کی توہین، غیر اسلامی شخصیات کو مشاہیر کے طور پر

پیش کرنا، اسلامی ثقافت پر یلغار، تصور ثقافت اور لو میرج، رقص کی تربیت، جنریشن گیپ کے نام پر بزرگوں کے خلاف بغاوت، خاندانی منصوبہ بندی اور فحش مواد پر مشتمل ہے۔[18]

یہ کچھ تاریک پہلو تھے جو کہ تعلیمی نظام کو درہم برہم کیے ہوئے ہیں۔ اور جن سے پاکستان کے نوجوانان کا تعلیمی کیرئر تباہ کیا جارہا ہے، جس کے نتیجے میں ایک طرف ان کی اخلاقی وتہذیبی تربیت میں کمی رہ جاتی ہے تو دوسری طرف وہ معاشرے کے لیے مفید شہری نہیں بن پاتے اور نہ ہی وہ اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے کوئی کردار ادا کرسکتے ہیں۔ جن میں سے بہت سے نوجوان، بری محفلوں، نشہ کی لت اور دیگر معاشرتی برائیوں کا پیکر بن جاتے ہیں۔

آئینِ پاکستان اور تعلیم

اسلامی طریق زندگی، بذریعہ تعلیم

پاکستان کے آئین کے آرٹیکل نمبر 31 میں طریق زندگی کے لیے حسب ذیل اقدامات تجویز کیے گئے ہیں:

"پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اوراجتماعی طورپر اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اوراساسی تصورات کے مطابق مرتب کرنے کے قابل بنانے کے لیے اورانھیں ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لیے اقدام کیے جائیں گے جن کی مدد سے وہ قرآن وسنت کے مطابق زندگی کا مفہوم سمجھ سکیں۔"[19]

الف: پاکستانی مسلمانوں کے بارے میں مملکت درج ذیل کوشش کرے گی:

قرآن مجید اوراسلامیات کی تعلیم کو لازمی قرار دینا، عربی سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا اوراس کے لیے سہولیات بہم پہنچانا اور قرآن مجید کی من ومن طباعت اور اشاعت کا اہتمام کرنا۔

ب: اتحاد اور اسلامی اخلاقی معیاروں کی پابندی کو فروغ دینا۔

آئین کے آرٹیکل نمبر 251 کے مطابق:

ا۔ پاکستان کی قومی زبان اردو ہے اور دستور کے یوم آغاز سے پندرہ برس کے اندر اس کو سرکاری اور دیگر اغراض کے لیے استعمال کرنے کے انتظامات کئے جائیں گے۔

۲۔ شق نمبر 1 کے تابع، انگریزی زبان اس وقت تک سرکاری اغراض کے لیے استعمال کی جاسکے گی جب تک اس کے اردو میں تبدیل کرنے کے انتظامات نہ ہو جائیں۔

۳۔ قومی زبان کو متاثر کیے بغیر کوئی صوبائی اسمبلی قانون کے ذریعے قومی زبان کے علاوہ کسی صوبائی زبان کی تعلیم، ترقی اور اس کے استعمال کے لیے اقدامات تجویز کرسکے گی۔[20]

قائد اعظم محمد علی جناح نے 21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ میں جلسہ ءعام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

میں واضح الفاظ سے بتادینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی سرکاری زبان اردو اور صرف اردو ہوگی۔ جو شخص اس سلسلے میں آپ کو غلط راہ پر ڈالتا ہے، وہ پاکستان کا پکا دشمن ہے۔ ایک مشترکہ قومی زبان کے بغیر کوئی قوم نہ تو پوری طرح متحد رہ سکتی ہے اور نہ ہی کوئی کام کر سکتی ہے۔

جدید دور کے تقاضے اور آج کے نوجوان

اگرچہ نوجوانوں کو سائنسی مضامین جیسے انجینیئرنگ، میڈیکل اور اسی طرح کے اور بہت سے شعبے بھی اپنانے چاہئیں لیکن اس بات سے اب انکار نہیں کیا جاسکتا کہ انفارمیشن ٹکنالوجی کے شعبے آرٹیفیشل انٹیلجنس نے جس تیزی سے ترقی کی ہے اس سے ہم آہنگ ہوئے بغیر اب شاید زندگی کی گاڑی چلانا بہت مشکل ہو جائے گا۔ لہٰذا نوجوانوں کو اس شعبے کی جانب خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت جدید دور کی ضرورت بن چکے ہیں۔ اور تعلیم کو اس دور کی ضرورتوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ ہمارے ملک میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ملازمتوں کے حصول میں مشکلات پیش آنے کی بڑی وجہ یہی ہے کہ روایتی تعلیم دور جدید کے تقاضوں اور بالخصوص صنعت کی ضروریات سے بالکل بھی ہم آہنگ نہیں، ہمیں اس مسئلہ کے حل کے لئے اکیڈمی اور صنعت کو باہم منسلک کرنے کی ضرورت ہے۔ آرٹیفیشل انٹیلیجنس سے ناآشنا نسل، بہت جلد اپنی حیثیت کھو دے گی، اگر انہوں نے وقت پر اپنے آپ کو اس ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ نہیں کیا۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ڈیجٹیل ارننگ کے حوالے سے حکومت پاکستان آج کل بہت سے اچھے اقدامات اُٹھا رہی ہے۔ جیسے ڈی جی سکلز کے نام سے ان کی ایک ویب سائٹ پر مفت کورسسز کے لیے ملک بھر سے ڈھائی لاکھ لوگ انرول ہوتے ہیں جس میں حالیہ اعلان میں مزید پچاس ہزار نشستوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح حکومت سندھ کی جانب سے مشین لرننگ، پروگرامنگ اور آرٹیفشل انٹیلیجنس کے حوالے سے بہترین اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

بی بی سی نیوز کے مطابق:

آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے ماڈل فی الحال اگر ایک ذہین بالغ جتنی قابلیت نہیں رکھتے تو وہ دن دور نہیں کہ جب وہ اتنے قابل ہو جائیں گے، کیوں کہ وہ طاقتور ہو رہے ہیں۔ ٹیکنالوجی میں پیش قدمی توقع سے زیادہ تیزی سے ہو رہی ہے، اور اس مقام کی جانب گامزن ہے جہاں اس کو اپنانا لازمی عنصر بن جائے گا۔

ٹیکنالوجی کے بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ 'آپ کو آرٹیفیشل انٹیلیجنس سے تبدیل نہیں کیا جائے، لیکن آپ کی جگہ کوئی ایسا شخص آپ کی جگہ لے سکتا ہے جو آرٹیفیشل انٹیلیجنس کو استعمال کرنا جانتا ہو۔[21]

نوجوانوں کے بہتر مستقبل کے لیے تجاویز وسفارشات

درج بالا چشم کشا حقائق سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں تعلیمی نظام کس قدر ابتر حالت میں ہے اور اس حالت کی وجہ سے نوجوانوں کے بہتر مستقبل کی راہیں کس طرح تاریک ہو رہی ہیں۔ ذیل ان خامیوں کو دور کرنے کے لیے کچھ تجاویز وسفارشات پیش کی

جار ہی ہیں

۱۔ طبقاتی نظام تعلیم کو ختم کر کے ، رنگ ، نسل ، مذہب اور صنف کی تفریق کے بغیر ، سب کے لیے تعلیم کا حصول یکساں طور پر مساوی بنایا جائے

۲۔ حکومتی وسائل جو تعلیم کے لیے مختص ہیں ان کی باقاعدہ نگرانی کا سسٹم بنایا جائے اور بھوت بنگلہ سکولوں کی عمارتوں کو یا تو دوبارہ فعال بنایا جائے یا پھر اسے بیچ کر جہاں ضرورت ہو وہاں سکول تعمیر کیے جائیں

۳۔ تعلیم کے تنظیمی ڈھانچے کو بہتر بنایا جائے اور اس کا نظم و نسق بہتر انداز میں چلانے کے لیے طریقہ کار وضع کیا جائے

۴۔ پبلک سروس کمیشن کے عمل سے گزر کر آئے اساتذہ کو مستقل کیا جائے اور ایڈہاک یا کنٹریکٹ کا طریقہ کار انتہائی مجبوری میں یا جہاں کوئی کمی محسوس ہو ، اور پبلک سروس کمیشن کے عمل سے ہٹ کر وقتی طور پر اساتذہ بھرتی کرنے ہوں تو صرف اس تک ، اس کو محدود رکھا جائے

۵۔ اساتذہ کو بہتر تنخواہیں ، مناسب مراعات دی جائیں۔ تاکہ وہ معاشرے کے ایک باعزت اور خوشحال فرد کی حیثیت سے اپنے فرائض کی ادائیگی کر سکیں۔ اساتذہ کی پیشہ ورانہ اور فکری و اخلاقی تربیت پر بھی بھرپور توجہ دی جائے

۶۔ امتحانی نظام کے اندر کی خرابیاں دور کی جائیں ، اور اس میں بدعنوانی ، رشوت ، انتظامی خامیوں کو دور کیا جائے۔ نیز نقل کی روک تھام پرچہ جات کی شروع سے لیکر اخر تک کے عمل کی مکمل نگرانی کی جائے

۷۔ آئین پاکستان کی رو سے اور اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ نصاب بنایا جائے اور اس کے اندر غیر اسلامی مواد کی تحقیقات کر کے نصاب سے ہٹایا جائے

۸۔ آئین پاکستان کی رو سے اردو زبان کو نصاب میں کلیدی حیثیت دی جائے

۹۔ انگریزی کے نصاب کو آئین پاکستان اور اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کیا جائے

۱۰۔ استحکام و تحفظ پاکستان کے لیے نظریہ پاکستان کو نصاب کا لازمی حصہ بنایا جائے

۱۱۔ لائبریریوں اور لیبارٹریوں کو عالمی معیار کے مطابق جدید بنایا جائے

۱۲۔ ایک ایسا خودمختار اور اعلی اختیاراتی تعلیمی کمیشن بنادیا جائے جس میں ہر سطح کے تعلیمی ماہرین شامل ہوں جو مخلص و دیانت دار ہوں اور بیرونی واندرونی دباؤ سے بالاتر ہو کر کام کرنے کے قابل ہوں۔ یہ تمام تعلیمی پالیسیوں کو قومی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے ذمہ دار ہوں۔ اپنی زیر نگرانی ہر سطح کی الگ الگ ماہرین پر مشتمل کمیٹیوں کی سفارشات کی روشنی میں وقتاً فوقتاً اصلاحات نافذ کریں اور پیش آمدہ مسائل و مشکلات کو حل کریں[22]

۱۳۔ فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کو عام طور پر ممکن الحصول اور اعلی تعلیم کو لیاقت کی بنیاد پر سب کے لیے مساوی طور پر قابل دسترس بنایا جائے

۱۴۔ سائنس و ٹیکنالوجی کی بنیادوں پر جدید طرزِ تعلیم کو ترجیح دی جائے

۱۵۔ مسلم دنیا و دیگر ممالک کے اندر اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ و محققین اور اسکالرز کو معاصر علمی حلقات کنیکٹ کیا جائے

۱۶۔ عصرِ حاضر میں عالمی تناظر میں ہونے والی علمی ترقی کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسلم دنیا پر لازم آتا ہے کہ وہ اپنے ممالک میں علمی وفکری حلقات کے فروغ پر توجہ مرکوز کریں

۱۷۔ اس مقصد کے حصول کے لیے حکومت کو اپنی ملکی سالانہ آمدنی (GDP) سے ایک معقول رقم فروغِ علم کے لیے مختص کرنا ہوگی تاکہ وہ خود کو جدید دور کے تقاضوں سے ہمکنار کرکے ترقی کے مطلوبہ اہداف حاصل کرسکیں[23]

۱۸۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی، آرٹیفشل انٹیلیجنس اور آن لائن ارننگ کے کورسز متعارف کروائے جائیں تاکہ نوجوان اس دور کی ترقی سے ہم آہنگ ہوں اور بہترین روزگار بھی حاصل کرسکیں

کتابیات (مصادر مراجع):

1. القرآن
2. ابن ماجة ،أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، وماجة اسم أبيه يزيد ،"سنن ابن ماجه"، حديث:229،(بيروت ،لبنان، داراحياء التراث العربی)، ج١، ص150
3. صفدر حیات صفدر، آئین پاکستان ۱۹۷۳ تجزیہ و تبصرہ، دفعہ ۳۱، نیو بک پیلس چوک اردو بازار، لاہور، سن اشاعت ندارد
4. محمد اصغر رانا، "پاکستان میں نظامِ تعلیم کے مسائل اور حل"، تنظیم اساتذہ ضلع سرگودھا، ۲۰۰۴
5. مریم خنسا، ہمارا نظامِ تعلیم اور نصابی صلیبیں، مشربہ علم و حکمت، منصورہ، لاہور۔ ۱۴۳۳ھ
6. نیاز عرفان، پروفیسر، "نظامِ امتحانات، خرابیاں اور اصلاح کی تدابیر"، انسٹیٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد، ۱۹۸۱ء
7. Sathar, Z. and Sadiq, M. 2013, Struggling against the odds of Poverty, Access and Gender – Secondary schooling for girls, 9th Annual Conference on Management of the Pakistan Economy, Lahore School of Economics, March 20, 2013.
8. Sethi, Najam, (1993). Educational apartheid must end, The Friday Times
9. Nasir, J., (2013). Haves and have-nots of education, The News.
10. Aziz-Tahir, and A,C.RS.L.r., (1999). Restructuring the Education System in Pakistan. Pakistan: National Reconstruction Bureaue
11. انصاری، ع. خ. (2023، ستمبر 7). پاکستان بھر میں 32 فیصد اور 44 فیصد بچے سندھ میں اسکول سے باہر (آفتاب احمد شیخ سے انٹرویو) Express News. https://www.express.pk/story/2534615/1/Accessed 10 October 2023
12. "BBC URDU Online News (3 May 2023) آرٹیفیشل انٹیلیجنس: کون سی نوکریوں کو سب سے زیادہ خطرہ ہو سکتا ہے؟" , accessed 14-10-23 https://www.bbc.com/urdu/articles/cxrdqv0lrx5o

13. Qadri, H. M. (2020, September). پاکستان کا فرسودہ نظامِ تعلیم [Pakistan's Failing Educational System]. ماہنامہ منہاج القرآن [Minhaj-ul-Quran Monthly]. Retrieved from https://www.minhaj.info/minhaj-ul-quran-mags/September-2020/پاکستان-کا-فرسودہ-نظامِ-تعلیم-ستمبر-2020-ماہنامہ-منہاج-القرآن Date Accessed: 06 October 2023

حوالہ جات:

1 سورۃ العلق، 19

2 ابن ماجۃ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، وماجۃ اسم ابیہ یزید، "سنن ابن ماجہ"، حدیث: 229، (بیروت، لبنان، دار احیاء التراث العربی)، ج ا، ص 150

3 "Pakistan Economic Survey" بحوالہ انصاری، ع. خ. (2023، ستمبر 7). پاکستان بھر میں 32 فیصد اور 44 فیصد بچے سندھ میں اسکول سے باہر (آفتاب احمد شیخ سے انٹرویو)
Express News. https://www.express.pk/story/2534615/1/Accessed 10 October 2023

4 Qadri, H. M. (2020, September). پاکستان کا فرسودہ نظامِ تعلیم [Pakistan's Failing Educational System]. ماہنامہ منہاج القرآن [Minhaj-ul-Quran Monthly]. Retrieved from https://www.minhaj.info/minhaj-ul-quran-mags/September-2020/پاکستان-کا-فرسودہ-نظامِ-تعلیم-ستمبر-2020-ماہنامہ-منہاج-القرآن Date Accessed: 06 October 2023

5 انصاری، ع. خ. (2023، ستمبر 7). پاکستان بھر میں 32 فیصد اور 44 فیصد بچے سندھ میں اسکول سے باہر
Express News. https://www.express.pk/story/2534615/1/Accessed 10 October 2023

6 Sethi, Najam, (1993). Educational apartheid must end, The Friday Times

7 Nasir, J., (2013). Haves and have-nots of education, The News.

8 Aziz-Tahir, and A,C.RS.L.r., (1999). Restructuring the Education System in Pakistan. Pakistan: National Reconstruction Bureaue

9 محمد اصغر رانا، "پاکستان میں نظامِ تعلیم کے مسائل اور حل"، تنظیم اساتذہ ضلع سرگودھا، ۲۰۰۴، ص ۳ تا ۱۰

10 Sathar, Z. and Sadiq, M. 2013, Struggling against the odds of Poverty, Access and Gender – Secondary schooling for girls, 9th Annual Conference on Management of the Pakistan Economy, Lahore School of Economics, March 20, 2013..

11 نیاز عرفان، پروفیسر، "نظامِ امتحانات، خرابیاں اور اصلاح کی تدابیر"، انسٹیٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد، ۱۹۸۱ء، ص ۱۵ تا ۲۴

12 مریم خنسا، ہمارا نظامِ تعلیم اور نصابی صلیبیں، مشربہ علم و حکمت، منصورہ، لاہور۔ ۱۴۳۳ھ، ص ۲۴، ۲۳

13 ایضاً، ص ۲۸ تا ۳۰

14 ایضاً، ص ۳۳، ۳۲

15 ایضاً، ص ۳۴، ۳۳

16مریم خنسا، ہمارا نظامِ تعلیم اور نصابی صلیبیں، مشربہ علم و حکمت، منصورہ، لاہور۔ ۱۴۳۳ھ، ص ۳۹، ۴۰

17 ایضاً، ص ۴۲

18 ایضاً، ص ۴۸ تا ۸۴

19صفدر حیات صفدر، "آئین پاکستان ۱۹۷۳- تجزیہ و تبصرہ"، دفعہ ۳۱، نیو بک پیلس چوک اردو بازار، لاہور، ص ۳۷

20صفدر حیات صفدر، آئین پاکستان ۱۹۷۳ تجزیہ و تبصرہ، دفعہ ۳۱، نیو بک پیلس چوک اردو بازار، لاہور، سن اشاعت ندارد، ص ۳۵، ص ۱۳۰ تا ۱۳۶

21 BBC URDU Online News (3 May 2023) “آرٹیفیشل انٹیلیجنس: کون سی نوکریوں کو سب سے زیادہ خطرہ ہو سکتا ہے؟”, accessed 14-10-23 https://www.bbc.com/urdu/articles/cxrdqv0lrx5o

22 محمد اصغر رانا، "پاکستان میں نظامِ تعلیم کے مسائل اور حل"، تنظیم اساتذہ ضلع سرگودھا، ۲۰۰۴، ص ۳ تا ۱۰

23 Qadri, H. M. (2020, September). پاکستان کا فرسودہ نظامِ تعلیم [Pakistan's Failing Educational System]. ماہنامہ منہاج القرآن [Minhaj-ul-Quran Monthly]. Retrieved from https://www.minhaj.info/minhaj-ul-quran-mags/September-2020/-پاکستان-کا-فرسودہ-نظامِ-تعلیم-ستمبر-2020-ماہنامہ-منہاج-القرآن Date Accessed: 06 October 2023